السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو عورت اپنے شوہر سے خلع لے، اس عورت کی عدت کتنی ہے؟ کیا عام عورتوں کی طرح وہ نکاح ختم ہونے کے بعد تین حیض یا وضع حمل کے بعد دوسرے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے؟ دلیل اور تحقیق سے جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیراً (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی بیوی (قول مشہور میں حبیبہ بنت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے شوہر سے خلع لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ وہ ایک حیض کی عدت گزاریں۔

(روایت کی تخریج کے لیے دیکھئے سنن الترمذی (1185م وقال "حسن غریب") سنن ابی داوٗد (2229) اورالمستدرک للحاکم (2/206ح 2825 وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی فی تلخیصہ

اس حدیث کی سند حسن لذاتہ ہے اور اسے امام عبدالرزاق کا مرسلاً بیان کرنا علت قاوحہ (وجہ ضعف) نہیں بلکہ زیادت ثقہ کی مقبولیت کے اصول سے یہ روایت مرسلا اور متصلا دونوں طرح صحیح ہے۔

سنن الدارقطنی (ج3ص 255ح 3589) میں صحیح سند کے ساتھ ہشام بن یوسف کی بیان کردہ اس روایت میں:

"فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عدتھا حیضة"

کے الفاظ آئے ہیں۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی عدت ڈیڑھ حیض مقرر فرمائی۔ اس کی سند بھی حسن لذاتہ ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ خلع لینے والی عورت کی عدت ایک مہینہ ہے۔

ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں) خلع لیا۔ پھر انھوں نے (سیدنا) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے عدت کے بارے میں پوچھا تو آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا: تم پر کوئی عدت نہیں ہے الا یہ کہ وہ (شوہر) تمہارے پاس تھا اور تم نے تازہ تازہ خلع لیا ہے تو ایک حیض مدت گزارے گی۔ (سیدنا) عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اس مسئلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کی اتباع کرتا ہوں جو آپ نے مریم المغالیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بارے میں فرمایا تھا۔ (سنن النسائی ج6ص 186۔187ح 3528 وسندہ حسن واللفظ سنن ابن ماجہ: 2058) وقال الحافظ ابن حجر فتح الباری 9/99 تحت ح 5273 واسنادہ جد")

(مریم المغالیہ سے مراد ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ بیوی ہے جس نے ان سے خلع لیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں ایک حیض کی عدت گزارنے کا حکم دیا تھا۔ دیکھئے الاصابہ (جلد واحد ص 1766)

عین ممکن ہے کہ المغالیہ سے مراد حبیبہ بنت سہل کے علاوہ کوئی اور ہو۔ واللہ اعلم سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ربیع (بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے اپنے شوہر سے خلع لیا پھر اس کا چچا (سیدنا) عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس گیا تو انھوں نے فرمایا:

وہ ایک حیض کی عدت گزارے گی۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے یہ فتوی دیتے تھے کہ وہ تین حیض کی عدت گزارے گی۔ جب سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فتوی دیا تو پھر وہ اسی کے مطابق فتوی دیتے تھے اور فرماتے تھے وہ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور سب سے زیادہ علم والے ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج5ص 114ح 1845 وسندہ صحیح

اس سے معلوم ہوا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے سابقہ فتوے سے رجوع کر لیا تھا۔ امام نافع مولی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا:

(خلع والی عورت کی عدت ایک حیض ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج5ص 114ح 18455 وسندہ صحیح

اس مسئلے میں حنفی وغیرہ علماء کہتے ہیں کہ خلع والی عورت مطلقہ کی طرح تین مہینے یا وضع حمل کی عدت گزارے گی لیکن درج بالا حدیث خلیفہ راشد کے فیصلے اور صحابی رسول کے فتوے کی وجہ سے راجح یہی ہے کہ وہ ایک مہینہ (عدت گزارنے کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ (7/نومبر 2009ء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاوی علمیہ](#)

جلد3۔نکاح وطلاق کے مسائل-صفحہ171

محدث فتویٰ